سید اکرام الحق جاوید

خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ کا دورۂ پاکستان

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے　　　نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

سعودی عرب کے 82 سالہ فرماں روا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود پاکستان کے دوروزہ دورے کے بعد وطن واپس لوٹ گئے۔ ان کا یہ دورہ چین، بھارت اور ملائشیا کے دورے کی ایک کڑی تھی۔ شاہ خالد مرحوم کے بعد شاہ عبداللہ نے پاکستان کا دورہ کیا۔ یہ 30 سال بعد کسی سعودی فرماں روا کا دورہ پاکستان تھا۔ ملک فہد مرحوم باوجود خواہش رکھنے کے پاکستان کا دورہ نہ کر سکے تھے۔ سعودی عرب کے اس چھٹے سربراہ نے پاکستان کے دورے کے دوران بہت سے نقوش چھوڑے ہیں۔ لیکن وہ بھی ''نشان پاکستان'' کو سنبھال کر لے گئے ہیں۔ یہ انہی کا اعزاز ہے کہ انہوں نے بطور ولی عہد بھی جب چند برس قبل پاکستان کا دورہ کیا تھا اس وقت کنونشن سنٹر میں اور اب اپنے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے سے ایوان صدر میں وہی نعرہ لگایا۔ ''پاکستان زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد''۔

ان کے منہ سے نکلا ہوا ''پاکستان زندہ باد'' کا نعرہ ہمارے قومی جذبوں اور سلامتی پاکستان کے نعروں کو مزید گرمجوشی بخشتا ہے۔ کسے شک ہے کہ سعودی عرب پاکستان کا بڑا بھائی ہے اور جب بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے پاس آتا ہے تو وہ چھوٹے بھائی کو حوصلہ دیئے بغیر نہیں جاتا۔ قبل ازیں فیصل شہید نے دورۂ پاکستان کے دوران کہا تھا کہ پاکستان میرا دوسرا گھر ہے۔ ہمارے ایمان کی طرح سعودی عرب سے محبت بھی ہمارے عقیدے کا حصہ ہے۔ پاکستان کی حکومت اور عوام میں جن ممالک کیلئے محبت لازوال دوستی اور غیر متزلزل یقین کے جذبے پروان چڑھتے رہتے ہیں ان میں ایک چین اور دوسرا سعودی عرب ہے۔ گویا سعودی عرب سے محبت ہمارے جسم میں دوڑتے ہوئے لہو کی طرح ہے جو پیدا ہونے سے مرنے تک گردش کرتا ہے۔

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے ایسے وقت میں جنوبی ایشیا کا دورہ کیا جب پاکستان اور چین بھارت کو مسئلہ کشمیر حل کرنے کیلئے آمادہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کے سچے غمخوار اور مخلص بھائی ہونے کے ناطے شاہ عبداللہ کا دورۂ بھارت پاکستان کیلئے بہت آسانیوں کا سبب بن کر نمودار ہوگا۔ شاہ عبداللہ نے واضح کہا کہ بھارت کے ساتھ اس کے نئے تعلقات پاک سعودی تعلقات پر اثرانداز نہیں ہوں گے۔ بھارت کو او، آئی، سی کا رکن بنانے کی تجویز

کا پاکستان نے ڈٹ کر انکار کیا۔ سعودی حکمرانوں نے چھوٹے بھائی کے اس موقف کو صحیح اور درست قرار دینے میں لیت ولعل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے پاکستانی موقف کو بہترین قرار دیتے ہوئے تسلیم کیا کہ کوئی غیر مسلم ملک او، آئی، سی کا رکن نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس کو مبصر کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

اسلام آباد کے سیاسی اور سفارتی حلقے دورۂ شاہ عبداللہ کو صحیح سمت کی طرف مثبت قدم قرار دے رہے ہیں صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ ون او ون اور مشترکہ ملاقاتوں میں کشمیر کے ساتھ فلسطین کا مسئلہ بھی زیر غور آیا اور شاہ عبداللہ نے پاکستان کے کردار کو سراہا۔ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی، تجارتی، سائنسی معلومات، اعلیٰ تعلیم اور اطلاعات کے تبادلے سے متعلق مختلف نوعیت کے پانچ معاہدوں پر بھی دستخط کئے گئے۔ جن کے نتیجے میں نہ صرف سعودی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری کریں گے۔ نئی صنعتیں لگائیں گے بلکہ دونوں ممالک کے درمیان اطلاعات کا تبادلہ ہوگا۔ دونوں ممالک نے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ہر قسم کے تعاون کا بھی یقین دلایا۔ پاکستان نے ایک تجارتی معاہدے کے تحت سعودی عرب کی عالمی منڈی میں اپنا حصہ وصول کرنے کا بھی عندیہ دیا۔

شاہ عبداللہ جو شخصی طور پر صاف ستھری بات کہنے والے ہیں وہ بلاشبہ صحرا کے بیٹے ہیں۔ اونٹوں، گھوڑوں میں گہری دلچسپی رکھنے والے شاہ کی خاطر طبع کیلئے شکر پڑیاں میں اونٹوں اور گھوڑوں کے رقص کے علاوہ قیمتی بازوں کے کرتب بھی دکھائے گئے اور انہوں نے شکر پڑیاں میں یادگار پودا بھی لگایا۔ شاہ عبداللہ جو دین کے ساتھ تعلق، علماء کے ساتھ روابط، عقیدہ توحید کی پاسداری اعلیٰ اخلاق و تواضع کے ساتھ ساتھ مختصر بات کرنے کے بھی عادی ہیں۔ جو کہتے ہیں کر دکھاتے ہیں نے پاکستانی زلزلہ زدگان کیلئے 300 ملین ریال کی امداد کے بعد کہا کہ ضرورت پڑی تو مزید امداد بھی دی جائے گی۔ انہوں نے زلزلہ زدگان بچوں میں تحائف بھی تقسیم کئے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم کے میدان میں پاکستانی بچوں کو سعودی اداروں میں قرآن وحدیث کے ساتھ جدید علوم کے حصول کیلئے داخلوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ سعودی طلبہ کو پاکستان کی یونیورسٹیوں میں داخلے دیئے جائیں۔ پاکستان میں ایسا کلچر تشکیل دیا جائے جو سعودی عرب کے کلچر جیسا ہو۔ ایک بزرگ نے سعودی عرب کا دورہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے قیام کے وقت ہم جس قسم کا پاکستان چاہتے تھے اور جیسے پاکستان کا نقشہ ہمیں دکھایا گیا تھا وہ درحقیقت عملی طور پر سعودی عرب ہے۔ جہاں امن ہے، سکون ہے، انصاف ہے، جرائم پیشہ لوگوں سے بے خوفی ہے اور دینداری ہے۔

یہی وہ خواب ہے کہ جو ابھی تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو رہا۔ مرحوم ضیاء الحق کے دور میں جب اسلامی نظام

کے نفاذ کیلئے کوششیں کی جارہی تھیں تو علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ اگر حکومت رضا مندی ظاہر کرے تو وہ سعودی حکومت کو پاکستان میں کتاب وسنت کے عملی نفاذ کیلئے تیار کر سکتے ہیں۔لیکن شومئی قسمت کسی نے ایسی بات پر کان ہی نہ دھرا۔۔۔آج حالات اس امر کی نشاندہی کررہے ہیں کہ پاکستان کو سعودی عرب کے قریب لانے کیلئے ہو بہو وہی نظام یہاں بھی رائج کر دیا جائے جو وہاں کا طرۂ امتیاز ہے۔شاہ عبداللہ نے اپنے دورہ پاکستان کے دوران آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کیلئے نہ صرف پاکستان کے سفارتی کردار کو خراج تحسین پیش کیا بلکہ حکومت پاکستان کو یقین دلایا کہ ان کا دورہ چین و بھارت مسئلہ کشمیر کے پرامن حل میں ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

شاہ عبداللہ کے دورہ پاکستان کے جو دوررس مثبت نتائج سامنے آئیں گے اس سے دنیا کے بہترین دماغ متاثر ہورہے ہیں۔اغیار میں کھلبلی مچ گئی ہے۔پاکستان کو کسی سے کیا خطرہ ہے جب اس کے دو قابل اعتماد مخلص دوست چین اور سعودی عرب اس کے ساتھ ہوں۔محسوس یہ ہورہا ہے کہ شاہ کے اس دورہ سے امت مسلمہ میں انقلاب کا آغاز ہوا چاہتا ہے اور ملت اسلامیہ پر بے چینی نے جو سائے ڈالے ہوئے تھے اب وہ اٹھ جانے کو ہیں۔ شاہ کے اس دورہ سے پاکستان کو امت مسلمہ کے عظیم تر اتحاد کیلئے جو اشیر باد حاصل ہوئی ہے اور شاہ نے جو راہنمائی دی ہے اس سے مسئلہ کشمیر اور فلسطین کے حل کی طرف پیش رفت ہوگی اور اسلامی بلاک کی تعمیر کا آغاز ہو جائے گا اور اس طرح شاعر مشرق کی اس خواہش کی بھی تکمیل ہوگی جو انہوں نے بہت عرصہ قبل ظاہر کی تھی۔

؎ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

امیر کویت کا سانحہ ارتحال

امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم پاکستان کے قریبی دوست تھے۔مرحوم نے مسلم امہ کویت کی ترقی اور پاک کویت تعلقات کیلئے بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں۔اس موقع پر رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے اپنے ایک بیان میں مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا اور بذریعہ فیکس ان کے ولی عہد کو تعزیتی پیغام ارسال کیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)